چاند کی تسخیر

اور

سائنس کی ترقیات

ایک مسلمان کی نظر میں

از
ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری

ناشر
شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ مظفر پور قلندر پور اعظم گڈھ یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (شوریٰ)

ہم عنقریب ان کو اپنی قدرت کی نشانیاں انکے گرد ونواح بھی دکھائیں گے، اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ وہ قرآن حق ہے۔

چاند کی تسخیر

اور

سائنس کی ترقیات

ایک مسلمان کی نظر میں

از

ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری

استاذ حدیث

العین یونیورسٹی، ابوظبی (متحدہ عرب امارات)

نام کتاب	چاند کی تسخیر اور سائنس کی ترقیات ایک مسلمان کی نظر میں
مصنف	ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری
طابع	نشاط آفسٹ پریس ٹانڈہ فیض آباد
بار دوم	ایک ہزار
کتابت	ریاض الدین جامعہ ہٰذا
قیمت	
ناشر	شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ مظفر پور قلندر پور، اعظم گڑھ، یوپی

مولانا عبدالماجد دریابادی مفسر قرآن

کی رائے



موضوع نام سے ظاہر ہے، ایک
عالمانہ مقالہ ایک سنجیدہ قلم اور
ایک دینی درس گاہ کے
شیخ الحدیث کے قلم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

از مصنف

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

آج ہر طرف شور ہے کہ انسان نے سائنس کے میدان میں حیرت انگیز ترقی کی، یہاں تک کہ اب اس نے چاند پر بھی قدم رکھ دیا، تمام اخبارات و رسائل میں اس پر مضامین لکھنے کا سلسلہ جاری ہے

اس ناچیز سے مختلف مقامات کے لوگوں نے اسلامی نقطۂ نظر سے اس سلسلے میں استفسار کیا کہ کیا اسلامی تعلیمات کی رو سے چاند تک پہونچنا ممکن ہے؟ اس سے تو اسلامی تعلیمات میں شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں؟ — اس قسم کے مختلف سوالات سامنے آئے، یہ رسالہ درحقیقت انہیں سوالات کا جواب ہے، اور اس کی کوشش کی گئی ہے کہ خصوصیت سے ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ جو سائنس کی ایجادات سے اس قدر مرعوب ہے کہ وہ مغربی قوموں کی ہر چیز کو قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں انکا ذہن صاف نہیں، بلکہ یہ خیال قائم کئے ہوئے ہے کہ یہ موجودہ زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتیں اس لئے خصوصیت سے ان شکوک و اوہام کا پوری طرح ازالہ کیا گیا ہے، اور یہ بتایا گیا ہیکہ ہمارے

پیغمبر علیہ السلام والتسلیم نے آنیوالے واقعات وحوادث کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے ابھی امریکہ وروس کے سائنس داں اس سے بہت پیچھے ہیں، درحقیقت ان کی بہت سی ایجادات سے اسلامی تعلیمات کی صداقت وحقیقت اور ظاہر وواضح ہوتی ہے۔

میں نے وقت کی ضرورت اور ایک اہم مسئلہ سمجھ کر اگست سنہ ۱۹۶۹ء میں اس مضمون کو لکھا تھا اور یہ مضمون "تعمیر حیات" دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور رسالہ "دارالعلوم" دیوبند میں شائع ہو چکا ہے [1]

مولانا غلام محمد نور گت صاحب (رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم ندوۃ العلماء) نے ایک دینی خدمت سمجھ کر گجراتی زبان میں اسکا ترجمہ کر کے رسالہ کیسوٹی میں شائع کیا، جو ہزاروں کی تعداد میں بہت قلیل عرصہ میں نکل گیا، حق تعالیٰ شانہٗ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

اب اردو زبان میں یہ پمفلٹ شائع کیا جا رہا ہے حق تعالیٰ اسکے پڑھنے والوں کے لئے اور خود مضمون نگار کیلئے نافع بنائے، اپنے فضل وکرم سے ہمارے دلوں میں اسلام کی عظمت وصداقت کا صحیح جذبہ پیدا فرمائے اور اس رسالہ کو انتہائی طور پر قبول فرمائے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق۔

فقط

ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری خادم حدیث نبوی

۲۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۹۰ ہجری بروز پنجشنبہ

---

[1] اب دوسری مرتبہ شعبۂ نشر واشاعت جامعہ اسلامیہ مظفر پور اعظم گڑھ سے شائع کیا جا رہا ہے۔



نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

قرآن مجید کا مقصد اصلی

آج کل یہ مسئلہ بہت اہمیت کا طالب بن گیا کہ انسان نے سائنس و ایجادات کے میدان میں حیرت انگیز ترقیاں کیں اور کرتا چلا جا رہا ہے، حتیٰ کہ اب اس کی رسائی چاند تک بھی ہو گئی ہے، ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم اس کو کس نوعیت سے دیکھیں؟

جو لوگ قرآن و حدیث کے مقاصد سے ناواقف ہیں یا ضعیف العقیدہ ہیں، وہ ممکن ہے کہ شکوک و اوہام میں گرفتار ہو جائیں۔ حالانکہ قرآن مجید کے نازل ہونے کا مقصد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی غرض صرف یہ ہے کہ بندوں کا اپنے مالک و پیدا کرنے والے سے صحیح رشتہ قائم ہو جائے قرآن مجید نے اپنے نزول کا مقصد بار بار یاد دلایا ہے، اس سلسلے کی چند آیتیں ملاحظہ ہوں۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (بقرۃ)	یہ کتاب اس میں کوئی شک نہیں یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے،
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ط	لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی نصیحت آچکی۔

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (فصلت)

اور وہ دلوں کے امراض کیلئے علاج ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ (اسراء)

بیشک یہ قرآن اس تعلیم کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے صحیح اور سیدھی ہے

غرض یہ کہ قرآن مجید کے احکامات و ہدایات اور ارشادات ہی وہ خصوصی اوصاف ہیں جو اس کی دعوت کا اصل موضوع ہیں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور دیگر اکابر امت کے نزدیک یہ بھی قرآن مجید کا اعجاز ہے پس قرآن مجید پر اسی حیثیت سے غور و فکر کرنا چاہیئے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ۔

"محقق آنست کہ مقصدِ اصلی از نزولِ قرآن تہذیب بشر است و در ہم شکستن عقائد باطلہ و اعمال ایشاں" [1]

"یعنی قرآن مجید کے نازل ہونے کا اصلی مقصد انسانوں کی تہذیب و تربیت اور ان کے عقائدِ باطلہ اور اعمالِ فاسدہ کی اصلاح ہے"۔

اس کے بعد جو لوگ قرآن میں فلسفۂ قدیم یا جدید یا سائنس کی تحقیقات کو تلاش کرتے ہیں، درحقیقت وہ بہت ہی ناانصافی سے کام

[1] الفوز الکبیر ۳

لیتے ہیں، اس میں سائنس کے کرشموں، جغرافیہ و تاریخ کے نکات کو تلاش کرنا، اور اسی نقطۂ نظر سے قرآن کی عظمت و صداقت کو جانچا درحقیقت یہ ان لوگوں کا شیوہ ہے کہ جو قرآن کی حقیقت سے نا آشنا ہیں، ضمنی طور پر اسکا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قرآن مجید میں اسکی طرف بھی اشارات مل سکتے ہیں، بلا شبہ قرآن مجید میں کائنات اور اسکے حوادث سے بھی تعرض کیا گیا ہے، مگر ان سب باتوں کی نوعیت کیا ہے؟ اسکے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رح کا ارشاد پڑھئے۔

" قرآن مجید میں علوم طبعیہ کا بھی ذکر آتا ہے لیکن فلسفی اور صاحبِ قرآن کے نقطۂ نظر میں فرق ہے، مثلاً ایک طبیب جانوروں کو دیکھتا ہے تو وہ ان کے خواص پر غور کرتا ہے اور صاحبِ دولت جانوروں کو دیکھتا ہے، تو وہ اس حیثیت سے غور کرتا ہے کہ ان میں سواری کے لائق کون ہے اور بوجھ اٹھانے کے قابل کون ہو سکتا ہے، اسی طرح صاحبِ قرآن بھی کائنات سے تعرض کرتا ہے، مگر اس کا مقصد اللہ کی قدرت اور اس کے علم و حکمت کا اظہار ہوتا ہے اس کے سوا اور کچھ مقصود نہیں ہے،، [1]

اس لئے قرآن مجید کے اصلی مقصد و عنوان پر نظر رکھنی چاہیئے ہر نئی دریافت یا ہر نئی سائنس کی تحقیق کو اس سے خواہ مخواہ ثابت

---

[1] سلعات صہ ۶

کرنے کی کوشش کرنا زیادتی ہے، فلسفہ اور سائنس کی تحقیقات آئے دن بدلتی رہتی ہیں، آج سے دس سال پہلے یا پچاس سال پہلے جن باتوں کو سائنس دانوں نے ثابت کیا تھا آج ان کے بارے میں انکی تحقیقات بہت کچھ بدل گئی ہیں، اسی طرح برابر ان کی تحقیقات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہیں، مگر قرآن مجید نے انسان کی سعادت اور بھلائی کے لئے جو حقائق پیش کئے ہیں وہ ناقابل تبدیل ہیں۔ اکبر نے صحیح ترجمانی کی ہے؎

فلسفہ کی چناں وچنیں رہی
اکبر خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی

اِنسان کا چاند پر پہنچنا ایک مسلمان کی نظر میں

اس تمہید کے بعد اب ہم اصل مسئلہ کا جواب دینا چاہتے ہیں۔
رہ گیا یہ سوال کہ کیا اسلامی تعلیمات نے چاند تک انسان کے پہونچنے کو ناممکن بتایا ہے؟

واقعہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں کہیں بھی نہیں فرمایا گیا ہے کہ انسان چاند تک نہیں پہونچ سکتا، بلکہ سائنس کی موجودہ ترقیات سے قرآن وحدیث کی بہت سی باتوں کی مزید صداقت ظاہر ہوتی ہے، لیکن اس وقت تک چاند تک پہونچنے کی کوشش جو کی گئی ہے ابھی تک

اس کا کوئی مفید پہلو سامنے نہیں آسکا ہے، بلکہ دو گھنٹہ چالیس منٹ چاند پر چہل قدمی کی قیمت امریکہ کو چوبیس کروڑ ڈالر ادا کرنا پڑے گی معلوم نہیں کتنے غریبوں کا خون چوس چوس کر یہ خلائی سفر کی کوشش کی جارہی ہے۔ بہرحال اگر آئندہ چاند کے سلسلے کی مزید معلومات انسان نے حاصل کرلیں تو ہمارے یہاں ایک مسئلہ کی شاید اس سے مزید وضاحت ہوسکے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ	اللہ ایسا ہے جس نے سات
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ	آسمان پیدا کئے اور ان ہی
مِثْلَھُنَّ (سورہ طلاق)	کی طرح زمیں بھی

قرآن مجید نے آسمان کے سات طبقات بیان کئے ہیں اور معراج والی حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر دو طبقہ کے درمیان کافی فاصلہ رکھا گیا ہے اور اس کی تائید میں بہت سے دلائل موجود ہیں۔ البتہ زمین کی پیدائش کے سلسلے میں یہ پہلو قابل غور ہے کہ یہاں آیت میں کس حیثیت سے تشبیہہ دی گئی ہے؟ آیا فقط پیدائش میں تشبیہہ ہے یا عدد میں بھی! جن لوگوں نے فقط پیدائش میں تشبیہہ مانا ہے، ان کے قول کو کمزور قرار دیا گیا ہے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک عدد میں تشبیہہ دی گئی ہے، گویا آسمان کیطرح زمین کے بھی سات طبقات ہیں، مگر ہمارے مشاہدہ میں صرف وہی زمین آسکتی ہے جس پر ہم رہتے ہیں،

بقیہ زمین کے طبقات ہماری نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ عام طور پر مفسرین نے یہی کہا ہے کہ زمین کے طبقے ہماری اس زمین کے نیچے ہیں اور یہ سب باہم ملے جلے ہیں۔

مگر بعض روایات و آثار کے پیش نظر مفسرین نے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ ممکن ہے کہ زمین کے طبقات میں بھی باہم فاصلہ رکھا گیا ہو، جیسے آسمان کے طبقات میں فاصلہ ہے، چنانچہ جامع ترمذی کی ایک روایت سے اس کی مزید تائید ہوتی ہے، جو حضرت ابوہریرہؓ نے مرفوعاً نقل فرمایا ہے،

ان بین کل ارض — ہر زمین سے دوسری زمین کا فاصلہ
وارض خمس مأة عام[1] — پانچ سو سال کی مسافت کا ہے۔

یہ بھی پیش نظر رہے کہ یہ پانچ سو سال کا فاصلہ کس اعتبار سے فرمایا گیا، اس کی تعیین نہیں فرمائی گئی ہے، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے سورہ طلاق کی مذکورہ بالا آیت کے ترجمہ کیساتھ ترمذی شریف کی روایت کا ترجمہ نقل فرمایا ہے۔

اس کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں۔ اس سات زمینوں میں احتمال ہے کہ نظر نہ آتی ہوں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ نظر آتی ہوں، اور لوگ انکو "کواکب" سمجھتے ہوں۔ جیسا کہ مریخ کی نسبت بعض کا گمان ہے کہ اس میں جبال و انہار و آبادی ہے اور حدیث میں جو ان زمینوں کا اس زمین کے

---

[1] فتح الباری ج ۶ ص ۱۸۴ وتفسیر کبیر ص ۴۰

تحت ہونا وارد ہے، وہ باعتبار بعض حالات کے ہو، اور بعض حالات میں وہ زمین اس سے فوق (اوپر) ہوجاتی ہو تفصیلی بحث کیلئے تفسیر روح المعانی دیکھئے۔ صاحب روح المعانی نے یہ احتمال بھی ذکر کیا ہے کہ ممکن ہے کہ کُرّۂ قمر وغیرہ کی مزید تحقیقات کے بعد وہاں زمین ثابت ہو، اور اس طرح زمین کے تعدد پر حس ومشاہدہ کی بھی گواہی ہوجائے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہر زمین پر اللہ کی مخلوق آباد ہے۔ اس کا صحیح علم اللہ ہی کو ہے[۱]

بہر حال سات زمینوں سے مراد یہ زمین اور چھ اور سیارے بھی مراد لئے گئے ہیں جن میں چاند و مریخ بھی شامل ہیں۔ اس کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کی یہ روایت بھی سامنے رکھی جائے تو مزید تائید ہوتی ہے۔ فرمایا اگر میں تم لوگوں کے سامنے اس آیت کی تفسیر بیان کروں تو تم لوگ میری تکذیب کردو گے[۲]

اس لئے چاند پر سفر کی جو کوشش جاری ہے، اگر آئندہ اس میں مزید ترقی ہوئی تو ممکن ہے کہ ہمارے مفسرین نے جو خیال آج سے بہت پہلے ظاہر فرمایا ہے اسکی مزید تائید و تفصیل ہوسکے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

چاند کے سلسلے میں عوام الناس میں ایک یہ بھی خیال پایا جاتا ہے کہ چاند وسورج وغیرہ سیارے اور تارے وغیرہ آسمان پر ہیں مگر قرآن

---

۱ روح المعانی ص ۱۲۷، ۱۲۵ / ۲۸ ۲ تفسیر طبری ص ۱۵۳ / ۲۹

وحدیث میں کہیں ان کا آسمان میں ہونا بیان نہیں کیا گیا، بلکہ "وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ" سے ان کا آسمان سے نیچے ہی ہونا معلوم ہوتا ہے، انسان کے چاند پر پہونچنے سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہونے لگی ہے کہ گویا سارا آسمان اور ستاروں کی پوری دنیا ان کے قدموں کے نیچے آگئی ہے، مگر یہ نہایت مضحکہ خیز بات ہے، انسان کا آسمان پر پہونچنا تو ناممکن ہے، یہی نہیں بلکہ وہ تاروں تک بھی نہیں پہونچ سکتا، کیونکہ وہ انتہائی ہیبت ناک شعلہ کے مانند دھک رہے ہیں، چاند گاڑی تو کیا، ہماری پوری دنیا بھی اگر انکے قریب پہونچ جائے تو چشم زدن میں جلکر راکھ ہو جائے، انسان خلا میں چاند یا کسی ایسے سیارے تک جا سکتا ہے، جو جامد و بے نور ہیں۔

نیز یہ کہ چاند ہم سے صرف دو لاکھ چالیس ہزار (۲۴۰۰۰۰) میل کے فاصلہ پر واقع ہے، جب کہ قریب ترین ستارہ کا یہ عالم ہے کہ اس کے فاصلے کو عام اعداد میں نہیں بتایا جا سکتا، ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ دنیا کے سمندر کے کنارے جتنے ذرے ہیں شاید اسی قدر آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے، چاند، سورج اور ستاروں کا یہ نظام ایک حیرت انگیز نظام کے ساتھ چل رہا ہے جسے دیکھکر عقل کو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اپنے آپ قائم نہیں ہے بلکہ کوئی غیر معمولی طاقت ہے، جس نے اس غیر معمولی نظام کو قائم رکھا ہے۔



دجال جس قوت کا مظاہرہ کرے گا وہ موجودہ سائنس سے بہت پیچھے ہے

آج سائنس مختلف میدانوں میں جو غیر معمولی ترقیاں کر رہی ہے اور اس کے ذریعہ دنیا کو جو طاقت حاصل ہو گئی ہے، اس کے بارے میں عام طور پر یہ سوال پیدا ہوتا رہتا ہے کہ اس کا ذکر کہیں اسلامی تعلیمات میں موجود ہے یا نہیں؟ بالخصوص پیشینگویوں کی روایات میں اس کا ذکر تو ضرور ہی موجود ہونا چاہیئے۔ آئندہ آنیوالے واقعات کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ جب شر و فتن پھیل جائیں تو اپنے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرنی چاہیئے، مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سیکڑوں پیشینگویوں کی صداقت ظاہر ہو چکی ہے اور جو باقی ہیں آئندہ زمانہ کے حالات خود اس کی صداقت و حقیقت کو ظاہر کر دیں گے۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اس موقع پر آئندہ ظاہر ہونے والے فتنوں میں سے کوئی بات نہیں چھوڑی مگر اسوقت سے قیامت تک آنیوالے فتنوں کو بیان فرمایا، اسی روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں، ان فتنوں میں سے جب کسی فتنہ کو میں رونما ہوتے

ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آجاتا ہے جب کسی آدمی سے شخص کے چہرے کا غائبانہ تذکرہ کیا جائے تو دیکھنے کے بعد وہ اس کو پہچان لے گا۔ [1]

آنے والے فتنوں میں سے "دجال" کے فتنے کے بارے میں خصوصیت سے آپؐ نے آگاہ فرمایا ہے۔ "اخیر زمانے میں دجال جس قوت کا مظاہرہ کریگا، موجودہ زمانے میں امریکہ و روس کے سائنس داں اس سے بہت پیچھے ہیں، البتہ ان کی ترقیات سے دجال کے ظاہر ہونے کی راہ ضرور ہموار ہو رہی ہے، اس لئے دجال کے بارےمیں جو کچھ روایات میں آیا ہے، اس کو میں ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

دجال کے متعلق جو کچھ حدیثوں میں آیا ہے، ان سب کے پیش نظر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کو قدرتی قوانین پر غیر معمولی قدرت حاصل ہوگی، مثلاً دور دراز کا سفر اسکے لئے صفر ہو کر رہ جائیگا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیز رفتاری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے جیسے بارش کو تیز آندھی اڑائے پھرتی ہے، جامع ترمذی کے الفاظ یہ ہیں "کالغیث استدبرتہ الریح" دوسری روایت کو سامنے رکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیز رفتاری کو یہاں بطور تشبیہ و تمثیل فرمایا ہے کیونکہ دجال کی رسائی صرف ملکوں،

[1] تفسیر طبری صـ۱۵۳ ج ۲۹، مشکوٰۃ جلد دوم کتاب الفتن

شہروں ہی تک نہیں، بلکہ کل چالیس دن میں اس کی رسائی امریکہ، افریقہ اور ایشیا، وغیرہ کے ایک ایک گاؤں تک ہوجائے گی، نواس بن سمعان کی روایت کے الفاظ "فلا ادع قریۃ الا ھبطتھا فی اربعین لیلۃ"[1] سے یہی سمجھ میں آتا ہے، یہ اس کی تیز رفتاری کا حال ہوگا، ابھی تک راکٹ کی تیز رفتاری جو کچھ ہو یہ ممکن نہیں کہ کل چالیس روز میں ایک ایک گاؤں میں پہونچا جاسکے۔

دجال کے لئے آواز کا مسئلہ بھی غیر اہم ہو کر رہ جائیگا، مستدرک حاکم میں دجال ہی کے بارے میں یہ روایت پائی جاتی ہے کہ "دجال کی آواز کو مشرق و مغرب کے باشندے سنیں گے"۔[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں آئندہ پیش آنیوالے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "ینادی بصوت یسمع بہ ما بین الخافقین[3]" دجال ایک ایسی آواز سے پکارے گا کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں رہنے والے سنیں گے"۔

روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ علاج و معالجے ترقی کرکے اس حد تک پہونچ جائیں گے کہ مادر زاد اندھوں، کوڑھیوں تک کو چنگا کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجائیگی[4]

[1] مشکوٰۃ عن مسلم ص۴۷۳ ج ۲، [2] منتخب کنز العمال ص۴۹ ج ۳،
[3] حوالہ مذکور ص۵۳۷ ج ۲، [4] حوالہ مذکور ص۴۸ ج ۲،

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ زمین پر بہنے والے دریاؤں اور نہروں پر بھی اس کو قابو عطا کیا جائے گا، زمین کی پیداوار پر اسے قابو بخشا جائیگا' معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سیرابی کے ذرائع پر بھی غیر معمولی ترقیاں ہونگی، یہی نہیں بلکہ مانسونی و برساتی ہواؤں سے کام لینے کی تدبیریں بھی اس پر منکشف ہونگی، حدیث کے الفاظ یہ ہیں "ویامر السماء فتمطر والارض فتنبت" بادل کو حکم دے گا تو برسنے لگے گا اور زمین کو حکم دیگا تو وہ اگانے لگے گی"۔ لہ

یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے میدانی خزانوں کو برآمد کرنے پر بھی دجال غیر معمولی کرشموں کا اظہار کرے گا۔ روایت میں ہے

ویمر بالخربۃ	اجاڑ زمینوں پر گذریگا' اور
فیقول لھا اخرجی کنوزک	کہے گا کہ نکال اپنے خزانوں کو،
فتتبعہا کنوزھا ۔	پس یہ خزانے اسکے پیچھے ہولینگے ۔

روایت میں یہ بھی ہیکہ' دجال کے شر فساد کا زمانہ زمین پر چالیس روز تک رہیگا' جن میں ایک دن ایک سال ایک ایک مہینہ' ایک ایک ہفتے کے برابر ہوگا' باقی ماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہونگے' بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی دجال کے استدراج کیوجہ سے ہوگی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنیکی کوشش کریگا، خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے اسکی

لہ مسلم شریف ص۴۰۳ ج ۲ ، لہ خدا کیطرف سے ڈھیل اور کسی فاسد العقیدہ اور غیر مقبول آدمی کی کرامت' اور وجاہت کا ظہور ۔

حسب مرضی آفتاب کو روک دیگا، صحابہ کرامؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کا ہوگا، اس میں ایکدن کی نماز پڑھنی چاہیئے یا ایک سال کی آپؐ نے فرمایا کہ اندازہ وتخمینہ کر کے ایک سال کی نماز ادا کرنی چاہیئے،
شیخ محی الدینؒ ابن عربی جن کا شمار محققین صوفیاء میں ہے، فرماتے ہیں۔
اس دن کی صورت دل میں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا، اور ضعیف وخفیف روشنی جو عموماً ایسے دنوں میں ہوا کرتی ہے ہوگی بالکل تاریکی نہ ہوگی اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا۔ پس لوگ بموجب شرع اندازہ وتخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہوں گے [1]

معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو آفتاب کی کرنوں کو روکنے پر بھی قدرت حاصل ہو جائیگی، روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ دجال کو مردوں کو زندہ کرنے پر بعض حالات میں فی الجملہ قدرت حاصل ہوگی، مسلم شریف میں یہ واقعہ تفصیل سے نقل کیا گیا ہے۔ ایک مومن صالح کو چیر کر رکھ دے گا، پھر دونوں ٹکڑوں کو جوڑ کر زندہ کر دے گا [2]

روایتوں کے اس حصہ پر بھی نظر ڈالتے چلیئے:۔

"دجال کسی دیہاتی کے پاس آئیگا، اور کہے گا کہ تمھارے بھائی، باپ کو میں زندہ کر کے کھڑا کر دوں تو کیا تم مجھے اپنا رب مانو گے؟ دیہاتی کہے گا کہ اچھا ایسا کر کے دکھاؤ، تب دو شیطان اس کے بھائی و باپ

---

[1] علامات قیامت ص۱۱ [2] مشکوٰۃ عن مسلم ج ۲ ص۴۷۷

کی صورت اختیار کر کے اسکے سامنے نمایاں ہونگے۔ [1]

دجال کو اپنے باطل خیال سے متاثر کرنے کی غیر معمولی مہارت حاصل ہوگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ایکدن فرمایا کہ "دجال کو دیکھنے کا جس کو موقع ملے اس کو چاہیئے کہ اس سے دور رہے"، اسکے بعد یہ بھی ارشاد فرمایا۔

فو اللہ ان الرجل لیاتیہ وھو یحسب انہٗ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ الشبہات [2]	پس اللہ کی قسم ہے کہ دجال کے پاس آدمی آئیگا یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ مؤمن ہے، مگر (ملنے کیساتھ ہی) اس کا ہو جائیگا، اسوجہ سے کہ دجال شکوک و شبہات پیدا کرے گا۔

مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی متاثر کرے گا، حدیث میں آیا ہے۔
"دجال کے ساتھ آخر میں عورتیں بھی نکل پڑیں گی۔ حالت یہ ہو جائیگی کہ آدمی اپنی ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی کو اس اندیشہ سے باندھے گا کہ کہیں دجال کیساتھ نکل نہ پڑیں"

بہرحال دجال کو قدرتی قوانین پر جو قدرت حاصل ہوگی، اس کا وہ غلط استعمال کرے گا، اور اپنی خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اس کیطرف وہ لوگوں کو دعوت دے گا، اس کی خدا سے بغاوت و بیزاری کے

[1] مشکوٰۃ عن سنن ابی داؤد ص۲۳۷ ج ۲ [2] ابوداؤد بر بذل المجہود ص۱۱۲ ج ۵

خصوصیت ایسی نمایاں ہوگی کہ خواص وعوام بشرطیکہ دل میں ایمان ہو اسکو پہچان لیں گے اور انھیں اس بات کا یقین ہو جائیگا کہ یہ وہی دجال ہے، جسکے ظہور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشینگوئی کی تھی، مشہور حدیث میں دجال کے بارے میں ایک علامت یہ بتائی گئی ہے۔

انه مکتوب بین عینیه ك، ف، ر۔ یقرأه کل مؤمن کاتب او غیر کاتب	دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر (کفر) لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لیگا، خواہ وہ کاتب ہو یا غیر کاتب۔

یعنی جو لوگ نوشت وخواند سے واقف ہیں اور جو لوگ نا واقف ہیں سب اسکو پہچان لینگے، کسی مؤمن سے اسکی یہ خصوصیت پوشیدہ نہ رہے گی۔

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی فرماتے ہیں کہ کفر والحاد یہی دجالی تمدن و تہذیب کا امتیازی چھاپ ہوگا، اس زمانہ میں ایسا ماحول پیدا کیا جائیگا کہ دنیا بے ایمانی، الحاد، بے دینی کا شکار ہوتی چلی جائے گی۔

اب رہا سوال یہ کہ دجال اپنے ان کرشمہ سازیوں میں کن ذرائع کو استعمال کرے گا، ظاہر بات ہے کہ جب تک وہ سامنے نہ آجائے اس سوال کا صحیح جواب نہیں دیا جا سکتا، حدیثوں میں نہ اس کی صراحت ہیکہ دجال سحر وشعبدہ کے ذریعہ اپنے مقصد کو حاصل کریگا اور نہ اسکی صراحت ہیکہ وہ قدرتی قوانین کا علم حاصل کرکے اس کو قابو میں لائے گا، ممکن ہیکہ دونوں ہی ذرائع

استعمال کرے۔

بعض لوگوں نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے یہ فیصلہ صادر کر دیا کہ دجال کا ظہور ہو چکا ہے، مگر یہ فیصلہ صحیح نہیں ہے، البتہ یورپ و امریکہ کو قدرتی قوانین پر جو غیر معمولی قدرت حاصل ہو رہی ہے، اپنی اس سائنسی ترقیات کو ان ممالک کے باشندے "دجالی اغراض" کیلئے استعمال کر رہے ہیں، کفر و الحاد مغربی تہذیب کا ایسا چھاپ ہے جسے ہر عالم و جاہل جسکے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو پہچان سکتا ہے، لیکن ابھی دنیا سائنس و صنعت کے میدان میں اور قوانین قدرت پر غیر معمولی قدرت حاصل کرنے میں دجال کی قوت و طاقت سے بہت پیچھے ہے اسلئے خروج دجال کا دعویٰ قبل از وقت ہے البتہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ مغرب کا جدید تمدن خروج دجال کی زمین تیار کر رہا ہے۔

صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث میں فتن و علامات قیامت کے سلسلہ میں متعدد ایسی حدیثیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صریح و صاف الفاظ میں اپنی امت کو اطلاع دی ہے کہ آخری زمانے میں دجال کے ظہور اور نزول مسیح علیہ السلام سے پہلے ملک شام میں مسلمانوں اور رومیوں (اہل یورپ) کے درمیان عظیم الشان خونی معرکے پیش آئینگے، گو اس ملک میں صلیبی جنگوں نے اس قسم کے سیکڑوں خونی معرکے پیش کئے ہیں، مگر موجودہ یہود و عرب جنگ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ آنے والے خونی واقعات کی یہ تمہید و تقریب ہیں۔

سلیمان علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے۔

ذٰلک من فضل ربی	یہ میرے رب کا احسان ہے تاکہ مجھے
لیبلونی ءأشکر ام أکفر	آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا
ومن شکر فانما یشکر	ہوں، جو کوئی شکر کرے گا تو اپنے واسطے اور
لنفسہ ومن کفر فان اللّٰہ	اگر کسی نے ناشکری کی تو میرا رب بے نیاز
غنی کریم ۵	و کریم ہے

اسلام کی نظر میں سائنس کی ایجادات و انکشافات کا صحیح مقصد یہ ہیکہ انسان کو اپنی زندگی کے فطری سفر میں جو دشواریاں اور رکاوٹیں پیش آتی ہیں ان پر قابو حاصل کیا جائے اور انھیں زمین میں فتنہ وفساد و سربلندی کیلئے نہیں بلکہ قدرت کی ان قوتوں و دولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے جو اس عالم میں بکھری ہوئی ہیں، مثال کے طور پر قدیم زمانے میں انسان پیدل چلتا تھا پھر یہ بات اسکے سمجھ میں آئی کہ وہ جانوروں سے فائدہ اٹھائے، اس نے بیل گاڑیوں سے کام لینا شروع کیا، پھر اس نے سفر میں اذ سُرعت (تیزی) پیدا کرنی چاہی تو تیز رفتار گھوڑوں پر سفر شروع کیا، جس سے دن کی مسافت گھنٹوں میں طے کرنے لگا۔

انسان کی فطرت میں قناعت وسکون نہیں، زندگی کی ضروریات بڑھتی رہیں چنانچہ انسان نے ترقی کر کے وہ سواریاں ایجاد کیں جو پہلے کے مقابلے میں تیز ہیں، بحری سفر کیلئے پانی کے جہاز، بری سفر کیلئے ریل گاڑیاں، اور

ہوائی جہاز اور راکٹ تک ایجاد کئے۔ یہ باتیں پہلے زمانے کے انسانوں کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتی تھیں، اسلام ان ترقیات کا مخالف نہیں جبکہ ان کو خدا کی نعمت سمجھا جائے، اور صحیح مقصد کیلئے استعمال کیا جائے، اللہ تعالیٰ نے سفر کی اس راحت وسہولت وسرعت کو بطور انعام کے ذکر فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ	اور البتہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور
وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	خشکی وتری دونوں کی قوتیں اسکے تابع
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	کردیں کہ اسکو اٹھائے پھرتی ہیں اور اچھی
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ	چیزیں اسکی روزی کیلئے مہیا کردیں، نیز
خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ؕ	جو مخلوقات ہم نے پیدا کی ہیں ان میں سے
(بنی اسرائیل ع ۷)	اکثر پر اسے برتری دی پوری برتری

اسلام تعلیم دیتا ہے کہ ان سواریوں کو استعمال کرو، اور ان پر بیٹھ کر اپنے مالک کا شکر ادا کرو، جس نے تمہارے قابو میں انھیں دیا۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ	پاک ہے وہ ذات جس نے اسکو ہمارے
لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ	بس میں کردیا، اور ہم اسکو قابو میں
وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ	نہ لاسکتے تھے اور ہم کو اپنے رب کی
(الزخرف ع ۱)	طرف پھر لوٹ کر جانا ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ ان نعمتوں اور سہولتوں سے فائدہ اٹھانے میں ایک مومن اور غیر مومن میں بڑا فرق ہے، مومن کو اس کی ہدایت ہے، اور

اس سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت اس بات کا خصوصی طور پر دھیان رکھے کہ یہ محض اللہ کا انعام اور اس کی بخشش ہے، ان تمام قوتوں اور طاقتوں کے باوجود اس کائنات کے اصل خالق و مالک کے سامنے ہونا اور ایک دن حساب دینا ہے کہ ان نعمتوں کو کہاں استعمال کیا اور کیا فائدہ اٹھایا، اور ان کا کیا حق ادا کیا۔

خدا شناس اور خدا ترس انسان خدا کی بخشی ہوئی طاقت اور انعام کو مجرموں کی مدد اور شر و فساد کا ذریعہ نہیں بناتا، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا۔

رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ؏ — اے رب جیسا تونے مجھ پر فضل کیا پھر میں کبھی مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا۔

اسلام خدا کا خوف اور اس کی پہچان عطا کرتا ہے، اور بتاتا ہیکہ انسان ان دولتوں کا محض امین ہے، اس کا صحیح استعمال دنیا کیلئے باعثِ خیر و برکت ہے۔ انسان کو اپنی طاقت کے نشہ میں متوالا، اپنے تصرفات و اختیارات کو دیکھ کر بے خود و مدہوش نہ ہونا چاہیئے، انسان کو کبر و غرور، فخر و استکبار کے بجائے شانِ عجز و بندگی پیدا کرنی چاہیئے۔ قرآن مجید کہتا ہیکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے عین جاہ و جلال میں فرمایا۔

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ — پروردگار تونے مجھے حکومت عطا فرمائی اور باتوں کا مطلب اور نتیجہ نکالنا تعلیم فرمایا اے آسمان و زمین کے بنانے والے تو ہی

وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا	میرا کارساز ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں
وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا	بھی، ایسا کیجیو کہ دنیا سے جاؤں تو تیری
وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ	فرمانبرداری کی حالت میں جاؤں اور ان لوگوں
(سورہ یوسف ع ۱۱)	میں داخل ہو جاؤں جو تیرے نیک بندے ہیں۔

اس کے برخلاف جو لوگ دین کی دولت سے محروم اور خدا کو بھولے ہوئے تھے، ان کو اپنی طاقت اور دولت پر ناز تھا، وہ اپنے سے بلند و بالا کسی ہستی کو نہیں سمجھتے تھے۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَکْبَرُوْا	اور قوم عاد کا قصہ یہ ہے کہ انھوں نے ملک
فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا	میں ناحق تکبر کیا اور کہنے لگے کون ہے ہم سے
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اَوَلَمْ یَرَوْا	زیادہ طاقت میں، کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ
اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ	جس نے انکو بنایا وہ ان سے زیادہ
اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط وَکَانُوْا	ہے طاقت میں، اور وہ ہماری نشانیوں
بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ (حٰمٓ سجدہ ع ۲)	کے منکر تھے۔

قرآن مجید نے دونوں طرح کے انسانوں کے واقعات و مناظر پیش کئے ہیں، اور انکے نتائج کو بیان کیا ہے "قارون کو اپنی دولت پر ناز و غرور تھا" اس نے کہا کہ "قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ" (سورہ قصص)
قارون نے کہا، یہ تو مجھے اپنے خاص علم کی وجہ سے ملا ہے۔
فرعون کو اپنی حکومت و اقتدار پر غرور و گھمنڈ تھا، نتیجہ یہ ہوا کہ

دونوں مع اپنے ساتھیوں کے ہلاکت کے گھاٹ اتار دیئے گئے

بہرحال اگر انسان نے چاند پر قدم رکھ دیا اور سائنس کے میدان میں محیرالعقول ترقیاں حاصل کیں، اور کرتا چلا جارہا ہے، ان ترقیات کی اسلام اجازت ہی نہیں دیتا بلکہ مزید ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جبکہ ان کا مقصد صحیح ہو، اور اپنے مالک کا عطیہ اور انعام سمجھا جائے۔

آلات و سائنس کا غلط استعمال

بلاشبہ سائنس کے کارنامے اس وقت تک جو دنیا کے سامنے آئے ہیں، اس سے دنیا کو انفرادی و اجتماعی طور پر فائدہ پہونچ سکتا ہے، جب کہ ان کا استعمال صحیح ہو، ان کا خیر و شر ہونا انسان کے استعمال پر موقوف ہے، ہوائی جہاز ہی کو دیکھئے، وہ فضائے آسمانی میں پرواز کرتا ہے اور منڈلاتا ہے اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ انسان کی بلند ہمتی اور جرأت قابل تحسین اور لائق داد ہے، مگر ذرا اس پر تو نظر ہو کہ یہ کہاں استعمال ہو رہے ہیں، فضائے آسمانی سے بمباری، انسانوں کے جسموں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا، زہریلی گیسوں کا پھینکنا جس سے ہزاروں و لاکھوں آدمی ہلاک ہو چکے اور ہو رہے ہیں، اسلئے سب سے پہلے دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ ان آلات کو استعمال کرنیوالے کس اخلاق و سیرت کے لوگ ہیں اور کس قسم کے مقاصد رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سائنس کی ایجادات و مصنوعات سے مغربی قوموں میں خیر کے بجائے شر کا میلان غالب ہے انھوں نے ترقی کر کے جو خوفناک

اسلحے تیار کئے ہیں، آج وہ خود ان کیلئے اور ساری دنیا کیلئے وبالِ جان بن گئے ہیں ۔ امریکہ نے ۶ر اگست ۱۹۴۵ء کو جاپان کے بدقسمت شہر ہیروشیما کو اس کا پہلا نشانہ بنایا، اسکے گرتے ہی یہ عظیم الشان شہر خاک کا ڈھیر ہو گیا، نہ کوئی جاندار باقی رہا اور نہ بے جان، آن کی آن میں انسان، حیوان، عمارتیں سب معدوم تھیں، دھماکی شدت، ہوا کا دباؤ اور دھواں قیامت خیز تھا، گرد و غبار کا جھلستا، ابلتا اور کھولتا ہوا میلوں اونچا ایک پہاڑ تھا، اس پہاڑ کے نیچے جہنم کی سی آگ تھی، جس نے ہر چیز کو خاکستر کر دیا۔ اس جہاز کو جس نے بم گرایا تھا، گراتے ہی جلد از جلد اپنے بچاؤ کیلئے وہاں سے بھاگنا پڑا ورنہ تباہ ہو جاتا، دھماکہ اتنا مہیب تھا کہ بم گرانے والوں کا پتہ پانی تھا، حیرت، ہیبت، اور خوف کے عالم میں ہر ایک کی زبان سے "یا خدا" کی آوازیں نکل رہی تھیں، ہلاک ہونیوالوں کی تعداد دو لاکھ دس ہزار اور دو لاکھ چالیس ہزار کے درمیان تھی، اس پر یورپ و امریکہ وغیرہ میں اظہار خوشی کیا گیا[1]

یہ حقیقت واضح ہے کہ سائنس کی ایجادات کو عام طور سے غلط مقصد ہی کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے، آج انسان کے چاند پر اترنے کا بڑا شور و غوغا ہے، مگر اسکے ساتھ ساتھ اس پر نظر رکھئے کہ انسان الحاد و دہریت سے اور زیادہ قریب ہوتا چلا جا رہا ہے اس کے اندر تمرد و سرکشی، خدا فراموشی اور اپنی قوت پر ناز و غرور پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے، ایک فلسفی نے اس کی صحیح تصویر کھینچی ہے ۔

[1] عروج زوال ص ۳۱۶

"یہ صحیح ہے کہ تم ہواؤں میں چڑیوں کی طرح اڑتے اور پانی میں مچھلیوں کی طرح تیرتے ہو، لیکن ابھی تک تم کو زمین پر انسانوں کیطرح چلنا نہیں آیا۔

مغرب میں جب سے ان ایجادات کا سلسلہ شروع ہوا ہے انکار و الحاد کی فضا ترقی پذیر ہے، بالآخر مذہب کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ اور اپنی حقیقی و روحانی زندگی سے نظر پھیر کر دنیاوی و مادی زندگی کو سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے علامہ اقبال نے صحیح فرمایا تھا ؎

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

میں نے جیسا کہ شروع میں بیان کیا ہے کہ آج امریکہ و روس میں کفر والحاد کی فضا قائم ہے اور اس کے نشر و اشاعت کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ "دجال" کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے، ابھی اسکا ظہور نہیں ہوا ہے، مگر اس کے لئے زمین تیار ہو رہی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال ظاہر ہونگے [۱] ظاہر بات ہے، ان دجالوں کا مشن وہی ہوگا جسکا اخیر زمانے میں دجال مظاہرہ کرے گا۔

[۱] سنن ابی داؤد کتاب الملاحم

سائنس کی ترقیات سے مومن مرعوب نہیں ہو سکتا

آج کی سائنس کی ترقیات

کفر والحاد، لادینی خدا فراموشی اور بداخلاقی و مادہ پرستی کی جو فضا و ماحول تیار کر رہی ہیں، افسوس کہ وہ قوم جس کے پاس نظام زندگی ہے، جو ہر زمانے میں رہنمائی اور خدا طلبی، ایمان و یقین کی زندگی پیدا کر سکتا ہے، وہ اپنے مقصدِ زندگی سے غافل ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے حالات و واقعات اور مختلف فتنوں کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ افسوس! آج مسلمان بھی اس مادیت کے طوفان میں بہے چلے جا رہے ہیں اور یہ الحاد و بے دینی کا فتنہ تمام عالم اسلام میں پھیل رہا ہے اور پرورش پا رہا ہے، بیشک اسلام نے سائنس کے میدان میں ترقی کرنے کی اجازت دی ہے، عالمِ اسلامی کو بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے اور اب تک اس سلسلے میں جو کوتاہی ہوئی ہے اسکی تلافی کرنی چاہیئے، یہ اس زمانے میں ایک اہم مسئلہ ہے، اسباب و ذرائع کی بہتر سے بہتر ایجاد اور صحیح استعمال اسلام کے منشاء کے عین مطابق ہے، مگر اسکے ساتھ ہمیں اس حقیقت کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ اسباب و ذرائع اور موجودہ ترقیات میں حصہ لینے سے اصل مسئلہ حل نہ ہو سکے گا، بلکہ ہماری اصل طاقت کا سرچشمہ ایمان و یقین، عبدیت و بندگی، دعا و ذکر الٰہی ہے، جن کی قرآن و حدیث اور اسلامی تاریخ پر نظر ہے، وہ جانتے ہیں کہ ہی

ہماری اصلی قوت ہے، جس کے مقابلے میں ہمیشہ بڑی بڑی طاقتوں نے
سپر ڈالی ہے، دجال و یاجوج ماجوج جو اخیر زمانے میں ظاہر ہوں گے،
جن کے مقابلے میں اسباب و ذرائع سے بازی لیجانا ممکن نہ ہوگا بالآخر
یہی ایمان و یقین، ذکر و دعا مومن کا ہتھیار ہونگے، جن سے وہ شکست
کھائیں گے اور ہلاک ہونگے حدیث میں آیا ہے کہ دجال کے ظہور کے
زمانے میں شدید قحط ہوگا، اسوقت ذکر و تسبیح ہی مومن کیلئے غذا کا
کام دیں گے، جس طرح یہ آسمان والوں کو دیتے ہیں [۱] روایات
میں آیا ہے کہ "یاجوج و ماجوج اخیر زمانے میں ظاہر ہونگے، تو روئے
زمین پر کوئی ان کا مقابلہ نہ کرسکے گا، جب زمین پر قتل و خون ریزی
پوری طرح کرلیں گے، تو ان کے فتنے کے زمانے میں حضرت عیسیٰؑ اور
ان کے ساتھی (طور پہاڑ پر) محصور ہونگے گرانی کا شدید عالم ہوگا۔
بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کی طرف متوجہ
ہونگے، پس اللہ تعالیٰ ایک قسم کی بیماری جس کو عربی میں نغف
کہتے ہیں۔ نازل کرے گا، (یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیڑ یا بکری کی
گردن و ناک میں نکلتا ہے اور طاعون کی طرح تھوڑی دیر میں ہلاک
کردیتا ہے) پس قوم یاجوج و ماجوج اس مہلک مرض سے یکبارگی
ہلاک ہوجائیگی۔ [۲]

---

[۱] مشکوٰۃ عن احمد و ابی داؤد ج ۲ ص ۴۷۸ [۲] مشکوٰۃ عن مسلم ج ۲ ص ۴۸۴

رئیس المبلغین حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس مضمون کو اپنی تقریروں میں عجیب وغریب انداز ہ سے بیان کرتے تھے، میں اپنے مقصد کی وضاحت کیلئے ان کی تقریروں کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ فرمایا" ایٹم بم سے ڈرنا ایسا ہے، جیسے مشرکین اپنے پتھر کے بتوں سے ڈرتے تھے اور امید رکھتے تھے، ایٹم اور ایٹم والوں کی گردنیں قدرت کے ہاتھ میں ہیں، ایٹم سے دہی ہوگا جو خدا چاہے گا، فرعون بھی "وَھٰذِہِ الْاَنْھَارُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ" کہا کرتا تھا، مگر خدا نے اسی پانی کو اسکے غرق وبربادی کا سامان بنادیا۔

ایک مرتبہ فرمایا" تم جنہیں بڑی طاقتیں کہتے ہو۔ خدا کے نزدیک ان کی حیثیت مکڑی کے جالے کے برابر بھی نہیں" جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے علم پر صحیح طریقے پر محنت کی گئی تو اس زمانے کا کائناتی نقشوں پر چلنے والا باطل روم وفارس پاش پاش ہو گیا۔ اور آخر زمانے میں دجال اپنی ذات سے اتنی بڑی طاقت کا مظاہرہ کرے گا کہ اسکے مقابلہ میں موجودہ طاقتیں کچھ بھی نہیں ہیں، اسوقت حضرت مہدی علیہ السلام زمین سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آئیں گے، اور من وعن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق اس علم پر محنت کریں گے۔ اللہ جل جلالہٗ اس دجال کو ہلاک کر دیگا اور جب پہلے یہ ہو چکا اور آخر میں بھی یہ ہوگا، تو یہ وسوسہ کیوں ہو کہ درمیان میں کیسے ہوگا؟ آج بھی وہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونے والے اعمال کو خدا نے ایٹم بم سے زیادہ طاقت ور بنایا ہے، ایک ایک عمل کو عالم میں تغیر کا ذریعہ بنایا ہے، صلوٰۃ الاستسقاء زمین کے حالات بدلنے کا ذریعہ ہے، صلوٰۃ الکسوف اور صلوٰۃ الخسوف چاند و سورج کے حالات بدلنے کیلئے ہے، دعا اور صلوٰۃ الحاجۃ ہر قسم کی انفرادی و اجتماعی ناموافق حالات بدلنے کیلئے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کرا کے یہی ظاہر کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونے والا عمل اتنا طاقت ور ہے، اور یہ اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تکوینی عمل تھا۔ تشریعی عمل اس سے بھی طاقتور ہے۔

بہر حال آج انسان نے چاند پر قدم رکھ دیا، اور محیر العقول ترقیاں کر رہا ہے، مگر ہمارے لئے اس میں مرعوب ہونے کی کوئی بات نہیں۔ نیز سائنس کے میدان کی ترقیاں اسلام کے خلاف نہیں بشرطیکہ ان کا مقصد صحیح ہو۔ بس اسی پر اس کتاب کو ختم کرتا ہوں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فقط

خادم حدیث نبوی

ڈاکٹر مولانا تقی الدین صاحب ندوی مظاہری

فنِ اسماءُ الرجالُ

ائمۂ حدیث کا عظیم الشان کارنامہ

تالیف

ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری مع مقدمہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

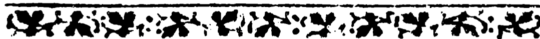
جس میں

- ★ تاریخ رجال حدیث کی تدوین و تحقیق
- ★ کتب اسماء الرجال سے استفادہ کا طریقہ
- ★ اہم و مشہور کتب رجال پر تبصرہ و تعارف

یہ کتاب

درحقیقت اس فن کی اہم و مستند کتابوں کا نچوڑ و خلاصہ ہے اردو زبان میں اپنے موضوع پر منفرد طلباء و فضلاء کیلئے رہنما اور جدید تعلیم یافتہ حضرات کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

نہایت اعلیٰ کتابت و طباعت، عمدہ کاغذ صفحات ۱۱۰۔



اربعین حدیثا (چہل حدیث)

یعنی

احادیث نبویؐ کا انتخاب۔ از علامہ نوویؒ

اردو ترجمہ و تشریح۔ از مصنف

عشق نبویؐ کے جذبہ میں سرشار کر دینے والی وہ چالیس منتخب روح پرور اور ایمان افروز حدیثیں جنہیں روزانہ اپنے مطالعہ میں رکھنا ہر مسلمان کیلئے باعث اجر و ثواب اور موجب خیر و برکت ہے۔ خود پڑھیئے اور اپنے ایمان کو تقویت بہم پہونچائیے' نیز اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں میں تبلیغ کر کے ثواب حاصل کیجئے۔

زلزلے آنیکے اسباب (گجراتی)

ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری نے قرآن و حدیث کی روشنی میں زلزلے آنیکے اسباب کو بیان کیا ہے اس سلسلہ میں بہت سے تاریخی واقعات بھی نقل کئے ہیں اور یہ بتایا ہیکہ اس موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

درد و دوا (گجراتی)

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی کتاب الاعتدال کے ایک باب کا گجراتی ترجمہ جو ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو چکا ہے مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیے۔

مولانا عبد الرحیم صاحب متالا
پوسٹ دربھٹی وایا کیم ضلع سورت
(گجرات)

محدثینِ عظام اور ان کے علمی کارنامے

مؤلفہ ڈاکٹر مولانا تقی الدین ندوی مظاہری سابق استاذ حدیث دار العلوم
ندوۃ العلماء مع مقدمہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی

(جس میں)

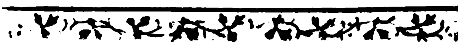
- ائمہ اربعہؒ وارباب صحاح ستہ اور امام طحاویؒ کا تحقیقی تذکرہ۔
- تاریخ تدوینِ حدیث اور محدثینِ عظامؒ کی کوششوں کا ذکر۔
- محدثین عظامؒ کے علمی کارنامے اور تصنیفات پر مفصل و سیر حاصل بحث۔

اس کتاب میں اس کا لحاظ رکھا گیا ہیکہ ایک طرف ہمارے طلباء و فضلاء کو فنِ حدیث کی تاریخ اور ان محدثین کے حالات کا علم ہو، دوسری طرف اردو تعلیم یافتہ طبقہ کو جو عربی سے ناآشنا ہے، علم حدیث کی ضرورت اور محدثین کے کارناموں کی اہمیت کا اندازہ ہو اور وہ ان کے حالات پڑھکر اپنا ایمان تازہ کریں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

فی الواقع یہ کتاب سیکڑوں قدیم و جدید کتابوں کا خلاصہ ہے۔ جو انشاءاللہ ہمارے مدارس بلکہ دینی حلقہ کی ایک اہم ضرورت پوری کریگی۔

نہایت اعلیٰ کتابت و طباعت، عمدہ کاغذ، صفحات ۲۶۴، مجلد گرد پوش

قیمت



مصنف کے قلمی شاہکار ایک نظر میں

(جو مختلف ممالک اور مختلف اوقات میں منصۂ شہود پر آئے)

★ التعلیق الممجد علیٰ مؤطا محمد عربی (تحقیق و تعلیق) جس کا انیس سو صفحات پر مشتمل نہایت دیدہ زیب پہلا اڈیشن "دارالقلم" سے شائع ہوچکا ہے۔

★ اعلام المحدثین بالہند (عربی) ★ فن اسماء الرجال ائمہ حدیث

★ الامام بخاری (عربی) کا عظیم الشان کارنامہ

★ الامام مالک (عربی) ★ زلزلے آنے کے اسباب (گجراتی)

★ الامام ابوداؤد (عربی) ★ دردودوا گجراتی

★ لمحۃ عن اہم مراجع السنۃ (عربی)

★ کتاب الزہد الکبیر تحقیق و تعلیق (عربی)

★ علم رجال الحدیث (عربی)

★ محدثین عظام (اردو)

★ صحبتے با اولیاء (اردو)

نوٹ:- ان کے علاوہ زیور طبع سے آراستہ انگریزی میں بھی تصانیف ہیں، جو "چاند کی تسخیر" کے پتے پر دستیاب کیجا سکتی ہیں۔